جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

غزل

کیسے تھے سانولی شاموں سے چپکے چپکے گلے
سحر سنہری کرن میں سے مجھے پیام ملے

جمالِ یار نے میرے جہاں کو گھیر لیا
خیال و فکر و عمل کی رہوں میں پھول کھلے

دیارِ شوق کے راہی کا ہے نرالا سفر
نہ کارداں کی رفاقت، نہ منزلوں کے صلے

ہوائے تُندِ زمانہ کے ساتھ آئی ندا
چلو ہتھیلی پہ رکھ کر چراغ، تو نہ ہلے

ملے طریقِ وفا میں کچھ اس قبیل کے لوگ
دلوں میں بے کلی، آنکھوں میں تشکر، ہونٹ سلے